رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

خدا جانے باہر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

نور

یھدی الیہ من یشاء

دارالامان سے ہر ۳ و ۱۷ تاریخ کو قادیان

ہوتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۱ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ | نمبر ۹

۱۔ فروری سنہ ۱۹۱۹ء

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ..... ہے
ششماہی ..... ہے
امتیازی نیت ..... صرف
ت کے اسماء گرامی اخبار
رستونکی فہرست میں لکھے
ئے۔ اس کے علاوہ جو کچھ
ریں عطیہ تصور ہوگا ؛

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر بیان کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان کرنا ؛
ن کے حملوں سے اسلام

بار کو اسلام کے منور چہرہ
قلی دور کرنا ؛
رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ
انا۔ اور انہیں اسلام کی

ٹ برطانیہ کی خیر خواہی ؛

زنبیل

الحمد للہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اب نسبتاً اچھی ہے۔ پچھلے دنوں حضور کو گلے کی خراش تھی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو جلد سے جلد کلی صحت عطا فرما۔ آمین

یقیناً یہ امر کمال حیرت تعجب و رنج اور تاسف سے سنا جائیگا کہ یکم جنوری کو دفتر نور سے ۶۲ وی پی کئے گئے جس میں سے ۴۰ وصول ۳۴ واپس اور ۸ تا حال ڈاک خانہ کی سیر کر رہے ہیں خدا جانے انکا کیا حشر ہو۔ ہمیں رو رو کر ان دوستوں پر افسوس آتا ہے جو باوجود پہلے اطلاع ملنے کے پھر وی پی واپس کر دیتے ہیں اگر وی پی وصول نہیں کرنا ہوتا تو یہ دوست اطلاع پہنچتے ہی لکھ دیا کریں کہ وی پی نہ کیا جائے مگر کسقدر حیرت اور تعجب کی جا ہے پرچہ باقاعدہ لیتے رہنا اور جب وی پی جائے کوئی جواب نہ دینا اور بلاوجہ وی پی واپس کر دینا۔ دوستو وی پی واپس کرنا کوئی ثواب یا نیکی کا کام نہیں ہے جسپر آپ کو اسقدر تیزی سے قدم زن ہونا چاہیئے۔ مقررہ تاریخ سے بھی ایک روز پہلے اخبار ڈاک خانہ میں ڈالا جاتا ہے باقاعدہ عین وقت پر دوستونکے ہاتھ پہنچ جاتا ہے۔ نور کا مشن سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام ہے اور اس مقصد میں نور خدا کے فضل سے کامیاب ہے آج دوست سے لیکر دشمن تک بھی اس امر کا معترف ہے کہ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے لئے نور ایک کامیاب اور واحد اخبار ہے مگر مجھے حیرت اور تعجب آتا ہے جبکہ دوست بجائے حوصلہ افزائی کے خواہ مخواہ بلاوجہ اور بلاسبب وی پی واپس کر کے میری کمر کو توڑ دیتے ہیں۔ آریوں اور سکھوں کی مخالفت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر دوستوں کا ایک مجاہد پرچہ کے ساتھ یہ بے دردانہ سلوک آٹھ آٹھ آنسو رولانے والا ہے جب ۵۴ وی پیوں سے ۲۰ وصول اور ۳۴ واپس ہوں تو سمجھو کہ ایک روپیہ سے ۵ روصول اور ۱۱ رغرق۔ جب پہلے ہی نور کا فنڈ پانصد روپیہ کا مقروض ہو تو یہ دوستوں کا حوصلہ شکن سلوک کب تک نور کو قائم رکھ سکتا ہے۔ کیا دوست پسند کرتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں آریوں اور سکھوں میں تبلیغ اسلام کا نور جو اکیلا ذریعہ ہے وہ بند ہو جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں:۔

"ہر کام کرنے والونکی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہے گی۔ اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کرے گا سو میں بھی پانچ خریداروں کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"

اب حضرت صاحب کی سفارش صاف ہے۔ جن دوستوں نے امانت میں وی پی رکھوا کر واپس کئے۔ یکم فروری کو ان دوستونکے نام دوبارہ وی پی کئے گئے ہیں اور پیشتر سے سب دوستوں کو اطلاع دی گئی ہے۔ اب جو دوست کسی وجہ سے وی پی وصول کرنا ناپسند نہیں کرتے انہیں چاہیئے کہ وہ دس روز امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت تسلی کر لیں یہ آپ کی شان سے بعید ہے کہ آپ پرچہ تو برابر لیتے رہیں اور جب اطلاعی کارڈ جائے تو خاموش رہیں اور وی پی واپس کر کے نور جیسے مجاہد پرچہ کے بازو توڑیں۔ خدارا آپ غور کریں کہ آپ کس پرچہ سے یہ سلوک کر رہے ہیں نور سے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔

اعانت فنڈ۔ میزان سابقہ ۳۰۰-۷-۴ روپے اور منشی نور محمد صاحب برٹش ایسٹ افریقہ سے ۱۰۰ کل ۳۰۰-۴۷-۴ باقی نور کو زندہ رکھنے کے لئے ۳۰۰-۵۵۳ کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہ پورا بھی آپ ہی دوستوں نے کرنا ہے۔ ۱۳۱ سے بڑھ کر نور پر اور کون نازک وقت آئے گا۔ جب ۸۱ دوستونکی توجہ ۳۰۰-۷-۴ جمع کر سکتی ہے تو باقی ۳۱۹ دوستونکی توجہ کیا کچھ نہیں کر سکتی۔ مگر توجہ کی ضرورت ہے

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف ؛

(شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا)

۱۹۰۴ء کی باہمتی ۱۹۱۹ء کے دسترخوان پر

KHILAFAT LIBRARY

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر آپ ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ میاں فیروز الدین صاحب نے آگے بڑھ کر نیاز حاصل کی۔ حضرت اقدس نے چند نصائح فرماتے ہوئے تقریر کا سلسلہ یوں شروع کیا +

گناہ سے بچنے کا ذریعہ خوف ہے

دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو۔ کہ میں گناہ سے پرہیز کرونگا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف انکی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی۔ جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی پرانے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو۔ کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔ جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اسے معلوم ہو کہ اسکے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے یا پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسنے اور موت آئی۔ تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے اسکی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے۔ اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے۔ تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا۔ حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیویں۔ تو بھی ترساں اور لرزاں جاوے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اسکے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جسقدر خدا کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا ؎

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شے ہے کہ اسکے ہوتے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے۔ تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق ہے اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اسکے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اسقدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے۔ تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں +

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں۔ تو خدا کے قہر اور اسکی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اسکے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا وہ اسی وقت حاصل ہوگا۔ جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالےٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام محفلیں اور مجلسیں جنمیں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو۔ کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کیطرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا کی مدد ساتھ نہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم و عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے۔ کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اسکے قلب پر گرا اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اُسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے +

نفس کی پاکیزگی پر مطمئن نہونا چاہیئے

کبھی یہ دعویٰ نکرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ تم اپنے آپ کو مزکّی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے۔ اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے کہ خدا کا نور اسکے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے۔ اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی اُسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہوگئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو تو اسکے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی روشن رہے گی۔ اسی پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب میں نہوں گا تو پھر تو کہاں سے روشنی لیگی۔ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے انبیاء جو استغفار کرتے ہیں۔ اسکی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہو کہ وہ چھین جاوے۔ نادان لوگ لاعلمی کی وجہ سے یہ کہتے اور فخر کرتے ہیں۔ کہ مسیح استغفار نہ کرتا تھا۔ حالانکہ یہ بات کسی قسم کے ناز کی نہیں۔ کوئی نبی جس قدر زیادہ استغفار کرنے والا ثابت ہوگا۔ اسی قدر اُس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ کیونکہ استغفار سے ہی نور معرفت نصیب ہوتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صداقت اسلام

KHILAFAT LIBRARY

بانئے آریہ سماج کے شبہات کا قلع قمع

(نمبر ۱)

از ندرت قلم جناب مولوی محمد محفوظ الحق صاحب علیمی

بسم اللہ ۔ اللہ اکبر

تمہید ۔ (۱) دنیا میں ہر خیال ہر مذہب ہر رائے کے موافق ومخالف ہمیشہ ہوتے رہے اور ہیں محض خلاف سے امر حق باطل نہیں ہوسکتا ۔ (۲) اسلام وقرآن پاک پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اس سے ہرگز اسلام کی شان نہیں گھٹ سکتی (۳) سوامی دیانند بانئ آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں جو اعتراضات کئے ہیں انکے الفاظ کو نقل کرتے ہوئے بطور مذاکرہ ومکالمہ ہم انکے جوابات کی طرف رہبری کرتے ہیں (۴) سوامی جی نے آیتوں کا ترجمہ جو کچھ لکھا ہے ہم اسے امتیاز کے لئے عربی رسم خط میں لکھینگے اور لفظ آریہ لکھ کر انکی اعتراضی عبارت اور لفظ مُسلِم لکھ کر جواب تحریر کرینگے ۔

اعتراض

(۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے (آیت اوّل)

آریہ ۔ مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا ۔ تو ۔ شروع ساتھ نام اللہ کے ۔ ایسا نہ کہتا ۔ بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا ۔

مُسلِم ۔ (۱) ہر پاک کتاب بالخصوص کتب الٰہیہ میں سب سے پہلے خدا کا نام اس لئے لیا جاتا ہے کہ ہر شخص سمجھ سکے کہ اس کتاب کو خدائے پاک سے خاص نسبت ہے (۲) شروع ساتھ نام اللہ کے ۔ یہ ترجمہ بھی اچھا نہیں بلکہ پڑھتا ہوں ساتھ نام اللہ کے ۔ صحیح واصلی ترجمہ ہے کیونکہ بسم اللہ کی باء جارّہ کا متعلق اَقْرَءُ ہے اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے جو سب سے پہلی آیت نازل فرمائی وہ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہے اس آیت کے ذریعہ پہلی تعلیم یہی دی ہے کہ خدا کے نام سے پڑھو ۔ پھر یہاں خدا کے نام سے پڑھنے کا طریقہ بھی بتا دیا تاکہ ہدایت وتعلیم مکمل ہوجائے (۳) یہ کیا ضروری ہے کہ ہر کتاب جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ہو اس کے آغاز پر یہ لکھا جائے کہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ۔ اگر ضروری ہو تو بتایا جائے کہ کیا ویدوں کے شروع میں ایسا لکھا گیا ہے کہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ۔ نہیں تو ویدوں پر بھی اعتراض ہے (۴) پھر قرآن شریف تو اپنے ہدایت ہونے کا بار بار اعلان کرتا ہے ۔ آیات ذیل پر غور فرمائیے ۔

(۱) الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔

(۲) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۔

(۳) كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۔

(۴) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ۔

(۵) هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى ۔

پس قرآن ہی میں یہ ہے کہ قرآن تمام انسانوں کی ہدایت کے واسطے نازل کیا گیا ۔ غرضکہ خدا کے نام لینے کی ہدایت وتعلیم بھی کیگئی ۔ اور بسم اللہ میں بندوں سے اس ہدایت وتعلیم پر عمل بھی کرایا گیا ۔

آریہ ۔ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تب بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئے گا ۔ اور اس کا نام بھی بدنام ہو جائے گا ۔

مُسلِم ۔ غور کیجئے ۔ گناہ کا شروع خدا کے نام سے ہونا کیوں صادق آنے لگا ۔ (۱) یہاں تو گناہ کا ذکر ہی نہیں (۲) کوئی کمزور سے کمزور مسلمان بھی گناہ پر خدا کا نام لیکر اسکی بے وقعتی نہیں کرسکتا اس لئے کہ خدا کی تعظیم وادب جان وایمان ہے ۔

(۱) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (۲) سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۔ (۳) لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ ۔ (۴) لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۔

(۵) وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآئِهٖ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۔

اسی قسم کی اور بھی کثیر التعداد آیات ہیں مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ خدا کے نام کی پاکی بیان کرو ۔ اسکی وقعت واحترام کا خیال رکھو ۔ بے ادبی نہ کرو ۔ پھر ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صاف فرمادیا کل امر ذی بالٍ لم یبدء باسم اللہ فھو ابتر یعنی ہر نیک کام پر خدا کا نام نہ لیا جائے تو وہ بے برکت رہتا ہے ۔ پس خدا کا نام مسلمان نیک کام پر ہی لیا کرتے ہیں ۔

آریہ ۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنیوالا ہے تو اس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا ذبح کرا کر گوشت کھانے کی انسان کو اجازت کیوں دی ۔ کیا وے ذی رُوح بے گناہ خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں ۔

مُسلِم ۔ (۱) خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا یعنی زمین کی تمام چیزیں خدا نے انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں اسی لئے تمام دُنیا کے لوگ دُنیا کی اشیاء سے فائدے اُٹھا رہے ہیں بے شک جن چیزوں کا کھانا حکمت کے لحاظ سے مضر اثر رکھتا ہے وہ چیزیں شریعت نے بھی حرام ٹھہرائی ہیں ۔ بے شک تمام جانور خدا کے بنائے ہوئے ہیں ۔ پھر اسی نے یہ رحمت کا قانون جاری کیا ہے کہ جانوروں کو حیوانی قالب سے نکال کر اُن کا گوشت استعمال کرا کر انسانی قالب میں پہنچایا جائے اسکی مثال یوں سمجھئے کہ ایک ٹوٹا پھوٹا مکان ہو اسے بالکل منہدم کر کے پختہ مکان تعمیر کرا لیا جائے ۔ اسی طرح حیوانی شکل سے کسی جاندار کو انسانی شکل میں پیوست کر کے اسے معزز مکرم بنانا کسی عاقل کے نزدیک قبیح نہیں ٹھہر سکتا ۔

(۲) ویدک دھرم کے موافق جبکہ تمام حیوانات کرم کا پھل بھوگ رہے اور کئے کی سزا پا رہے ہیں تو کسی مسلمان پر اعتراض کرنا بے انصافی ہے کیونکہ وہ ذبح کر کے ان حیوانات کو قید اور سزا سے چھڑا لیتا ہے ایسی حالت میں تو وہ شکریہ کا مستحق ہے ۔ (۳) یہ فقرہ کہ کیا وے ذی رُوح بے گناہ خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں ایک عجیب بات ہے بے گناہ کس طرح سے کہا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف یہ اعتقاد ہے کہ جانوروں کو حیوانی جون ہی گناہوں کے سبب ملا ہے ۔ (۴) میرے مہربان ذرا ستیارتھ پرکاش تیرھواں باب صفحہ ۶۲۳ کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں "مذبح (ویدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے (ہوم کرنے) کا ذکر ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں" ۔

یہ حوالہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ ذبح کے احکام ویدوں میں ہیں اور اس طور پر کہ گویا اصل ذبح کا حکم ویدوں میں ہی ہے ۔ پھر قرآن پاک پر اعتراض کیسا ؟ ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجئے ۔ ستیارتھ پرکاش دسواں باب صفحہ ۳۵۹ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں ان کو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں (س) پھر کیا ان کا گوشت پھینک دیں (ج) خواہ پھینک دیں خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیویں ۔ خواہ کوئی گوشت خور کھا وے تو بھی دُنیا کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ۔

اس حوالہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مردم خوری بھی ستیارتھ پرکاش میں جائز ہے کیونکہ سوال میں ایذا رساں آدمی کو بھی مار ڈالنے کے لئے حکم ہے ۔ پھر اس کے کھانے

KHILAFAT LIBRARY

کے متعلق یہ بھی کہا ہے کہ خواہ کوئی گوشت خور کھاوے تو دُنیا کا نقصان نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کہ اس مرے ہوئے آدمی کو گوشت خور کھا سکتا ہے۔ یہ سوامی جی کا فرمان ہے مگر پاک اسلام نے ہرگز ہرگز ایسا جائز نہیں رکھا کہ آدمی کو آدمی کھا جائے۔ ہاں مالک الملک کے رحم و فضل نے حیوانوں کو ترقی وارتقا دینے کے لئے بچند شرائط ذبح کی اجازت دی ہے جو انکے حق میں بھلائی ہے ورنہ آخر ایک دن بھیڑ بکری وغیرہ خود ہی موت کا شکار ہو جاتی ہیں اس سے بہتر یہ ہے کہ اس کے اجزا انسانی اجزا سے مِل جُل کر کچھ نہ کچھ انسانی شرف حاصل کر لیں +

آریہ۔ اور یہ بھی کہنا تھا کہ خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع مگر باتوں کا نہیں یہ الفاظ مبہم ہیں +

مُسلم۔ مبہم تو کچھ نہیں صرف غور و تدبر کی ضرورت ہے۔ ہم بتا چکے اچھی باتوں میں خدا کا نام لیا جاتا ہے پھر یہاں تو قرآن کو پڑھنے میں مسلمان یہ کہتا ہے میں پڑھتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ۔ شروع کا ترجمہ ہی غلط ہے پھر اس کی بنا پر اعتراض اور غلط تر ٹھہرا +

آریہ۔ کیا چوری۔ زناکاری۔ دروغگوئی وغیرہ کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے +

مُسلم۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں (پہلے مفصل بتایا گیا ہے) بلکہ یہ باتیں ہی قطعاً نہ کی جائیں +

آریہ۔ اس وجہ سے دیکھ لو کہ قصاب وغیرہ مسلمان بکرے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی بسم اللہ اس کلام کو پڑھتے ہیں +

مُسلم۔ چونکہ تناسخ کے نقطۂ نظر سے ذبح کرنا ایک قیدی کو قید سے چھڑانا۔ ارتقا کے نقطۂ خیال سے ادنیٰ حالت سے اعلےٰ حالت میں پہنچانا ہے اور درحقیقت خدا کی مخلوق کو آرام (یعنی حیوانی زندگی سے انسانی اشرف زندگی میں لے آنا خود مذبوح کے لئے بھی راحت ہے) اس لئے خدا کی مرضی کے ماتحت ایک نیک کام ہے اس لئے بسم اللہ پڑھنا مناسب بلکہ انسب بلکہ ضروری ہے اس پر اعتراض کرنا غلط ہے +

آریہ۔ جب یہی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے تب ہی تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں +

مُسلم۔ غلط بالکل غلط +

آریہ۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کا رحم ان حیوانات کے لئے نہیں +

مُسلم۔ رحیم ہونے کے باعث ہی تو اُس نے جانوروں کے لئے ارتقائی عروج و شرف یابی کا راستہ کھول دیا ہے اُسکی رحمت حسب مواقع سب کو محیط ہے و رحمتی وسعت کل شی +

مُسلم۔ ہم اس کا مطلب جانتے ہیں اور دوسرے کو بھی بتا سکتے اور بتاتے ہیں اس کے نازل ہونے کا ایک فائدہ نہیں ہزاروں فائدے ہمیں پہنچ رہے ہیں۔ آپ اگر انصاف کریں تو آپ کو بھی بہت فائدے پہنچ سکتے ہیں +

آریہ۔ اگر مسلمان لوگ اس کے معنے اور کرتے ہیں تو پھر اصل مطلب کیا ہے +

مسلم۔ کاش۔ ستیارتھ پرکاش لکھنے سے پہلے ایسی تلاش کر لیتے تو بہتر ہوتا مطالب اصلی سمجھنے پر اسقدر اعتراضات و شبہات میں پڑنے کی تکلیف نہ اُٹھانا پڑتی۔ ہمیں افسوس و شکایت یہی ہے کہ اعتراض کرنے میں جلدی اور قلت تدبر سے کام لیا گیا جو بہت سے بندگان خدا کے حق میں بُرا ثابت ہوا۔ لیکن ہم پھر بھی تمام بنی نوع کی خدمت اور ہمدردی کے لئے انھیں حق سُنانا سمجھانا کارِ ثواب یقین کرتے ہیں۔ کاش انہیں بھی ہماری دلسوزی کا یقین ہو +

اعلیحضرت حضور نظام کے دو جدید قابل قدر فرمان

مسلم دنیا کے لئے اعلیحضرت حضور نظام کا وجود ذیجود ابر رحمت کا موجب ہے۔ حضور نے حال ہی میں دو احکام صادر فرمائے ہیں جسکو پڑھ کر ہر ایک مسلم اور ذیعلم دوست کے دل سے یہ دعا نکلے گی کہ سلطنت آصفیہ کے وقار اور عظمت اور اعلیحضرت میر عثمان علیخان بالقابہم کی دولت و عمر میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔

(نقل فرمان اوّل)

جن کم استطاعت اشخاص نے اپنے قلمی کتب و قطعات کو مارواڑیوں وغیرہم کے ہاں رہن کر دیا ہے وہ کوتوال بلدہ کے ذریعہ سے فک رہن کرا کے میرے ملاحظہ میں پیش کئے جائیں۔ یہی کھاتہ دیکھ کر جس اصلی قیمت پر اشیاء رہن ہوئی ہیں وہ منجانب سرکار ادا کر دی جائے۔ فک رہن ہو جائے گا۔ میں نے خاص اس کام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے ذریعہ سے یہ کارروائی عمل میں آئیگی بہرحال جس قدر کہ قلمی نادر کتب اس وقت ہماری ریاست میں جا بجا منتشر اور بُری حالت میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ سب میرے ہاں داخل ہو جانی چاہئیں +

(۲)

۲۱۔ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۲ رجمن ۱۳۲۸ف

حسب الحکم سرکار عالی صیغہ قانون۔ فرمان مبارک مزینہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

آئندہ سے اگر کوئی مسلمان قرآن شریف یا متبرک کتب کو چاہے وہ قلمی ہوں یا مطبوعہ غیر مذاہب کے ہاں یعنی بروار بیچے۔ بقال کے پاس مکفول کرے گا یا ان کے ہاتھ فروخت کرے گا۔ تو دریافت و ثبوت پر بائع و مشتری یا راہن و مرتہن کے لئے حسب مناسب و موقع سزا تجویز کی جائے گی تاکہ آئندہ دوسروں کو عبرت ہو کس لئے کہ ہمارے مذہب پر اس قسم کی کتب کی عظمت و احترام لازم ہے۔ اور ان کو بے حرمتی سے محفوظ رکھنا ضروریات سے ہے۔ اب رہا یہ امر کہ اگر مالک کتب کیلئے یہ راستہ بند کر دیا جائے گا تو پھر اس کی ضروریات کیسے پوری ہونگی۔ تو اسی کے متعلق کچھ دن چند روز قبل بذریعہ جریدہ وغیرہ معمولی حکم شایع کر دیا ہے کہ وہ براہ راست سرکار میں داخل کر کے واجبی قیمت حاصل کر سکتا ہے پس جبکہ یہ انتظام ہو چکا تو پھر خود بخود کسی قسم کا عذر باقی نہیں رہتا۔ علاوہ اس کے ہماری ریاست سے عمدہ عمدہ نایاب قلمی کتب غیر ممالک میں جا کر کوڑی کے دام فروخت ہوتی ہیں جس کی وجہ سے علم کی بے وقعتی ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی کے سدباب کے لئے میں نے کتب مذکورہ کی برآمد سے متعلق امتناعی حکم جاری کر دیا ہے تاکہ نایاب کتب کا ذخیرہ جس ملک سے تعلق رکھتا ہے وہ اُسی ملک میں دستبرد زمانہ سے ہر طرح مامون و مصئون رہے

ایک ہندو مہاراجہ کی آریہ مذہب میں سرگرمی

۱۷ ماگھ کا پرکاش لکھتا ہے کہ ۱۲ جنوری کو کولھاپور ایک مسلمان عورت کی شدھی ہوئی اور مراج سے دو لڑکے جو عیسائیوں کے پھندے میں پھنسنے والے تھے یہاں کے اناتھ آلیہ میں داخل کئے گئے۔ کولھاپور سماج نے اب تک آٹھ نو مسلمانوں کی شدھی کی ہے یہ سب شدھیاں مہاراجہ صاحب کی اجازت لیکر کی جاتی ہیں مہاراجہ صاحب اس کام میں خود بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور کئی شدھیاں اپنے روبرو کراتے ہیں +

مسلمان رؤساء میں ایسی مثالیں بہت ہی کم ملینگی یہ جانکر اور بھی تعجب ہوگا کہ مہاراجہ کولھاپور بارہ ہزار روپیہ سالانہ آریہ سماج کو دیتے ہیں۔ کیا آجکل اسلام کی قابل رحم حالت کو دیکھ کر مسلمان رؤسا کی رگ حمیت بھی جوش میں آئے گی +

KHILAFAT LIBRARY

سندھ سے آریہ سماج کا ایک اخبار

شکارپور سندھ سے آریہ سماج کا ایک اخبار "ستیہ وادی" نام سے نکلنا شروع ہوا ہے یہ اخبار سندھی میں ہے اس وقت تک سندھ میں آریہ سماج کا اثر بہت کم تھا مگر اس اخبار کے ذریعہ سندھ میں آریہ سماج کی ترقی کا بہت کچھ احتمال ہے ہم نے بارہا اس امر کا ذکر کیا ہے کہ سندھ میں نانک پنتھیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے انکی طبیعتیں حق قبول کرنے کے لئے بہت کچھ آمادہ ہیں اگر کوشش کی جاتی تو بہت کچھ ترقی کی امید تھی مگر ہمارے آواز پر بہت کم کان دھرا۔ آخر آریہ سماج نے میدان خالی دیکھ کر کام کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ ہاتھ ملتے اور سر دھنتے ہوئے یہ شعر کہنا پڑتا ہے ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

دھلی میں آریہ سماج کی سرگرمیاں

دھلی ہندوستان کا پایۂ تخت ہے اس لئے ہر ایک قوم کے دل میں یہ خواہش ہے کہ ہندوستان کے صدر مقام میں اپنے اثر کو مضبوط کرے۔ ایک ہفتہ وار اور ایک روزانہ اخبار دھلی سے آریہ سماج کا نکل رہا ہے مڈل تک ایک گرلز سکول ہے جس میں دو صد لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اور لڑکیوں کا گورو کل دھلی میں قائم ہونیوالا ہے جس میں ایک لاکھ روپیہ ایک ہی منیجر آریہ سیٹھ رگھومل جی نے دیا ہے اس سے پہلے اس منیجر شخص کے ایک لاکھ کے عطیہ سے دھلی کے قریب اندر پرست گورو کل قائم ہے جس کا سال بسال جلسہ ہوتا ہے اور سالانہ جلسہ میں تقریباً پندرہ ہزار روپیہ جمع ہو جاتا ہے +

اور ایک جوشیلے آریہ رائے کدار ناتھ ایم۔ اے کی کوشش سے دھلی میں دو ہائی سکول اور ایک کالج چل رہا ہے اور اب ماہ اپریل میں وہاں ایک اور ہائی سکول کھلنے والا ہے +

اور ساتھ ہی اس کے آریہ سماج دھلی اور اس کے قریب قریب گاؤں میں چند ایک چھوٹے چھوٹے مدرسے ہیں جن میں ادنیٰ ذات کے لڑکوں کو تعلیم دیجاتی ہے اور انفلوانزا کی تباہی کے بعد آریہ سماج نے ایک یتیم خانہ بھی کھول رکھا ہے۔ اس یتیم خانہ میں کچھ مہینوں کے لڑکے بھی ہیں آریہ سماج کی یہ سرتوڑ کوششیں بتلاتی ہیں کہ ہمیں زندہ رہنے کے لئے ابھی بہت کچھ جد و جہد کی ضرورت ہے +

آریہ سماج اپنے آپکو سناتن دھرم سے جدا نہیں کر سکا

پرکاش لکھتا ہے کہ لاہور میں دو عجیب اموات ہوئیں۔ پہلا واقعہ رائے بہادر لالہ شادی لعل کے والد بزرگوار کا تھا۔ اور دوسرا رائے صاحب لالہ کاشی رام کے حقیقی بھائی بھگت سادھو رام جی کا تھا۔ دونو کے مرتک سنسکار یعنی فوتیدگی کی رسومات ادا کرنے کے لئے اگر ایک طرف آریہ پنڈت کھڑے تھے تو دوسری طرف سناتنی پنڈت بھی موجود تھے۔" اب ان واقعات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ سناتن دھرم اور آریہ سماج دو الگ الگ چیزیں ہیں +

ویدوں میں اوتاروں کی تعلیم

شکارپور میں پنڈت کالو رام سناتنی اور پنڈت لوک ناتھ آریہ کے درمیان عقیدہ اوتار (یعنی خدا انسانی قالب میں حلول کرتا ہے) کے مسئلہ پر بحث ہوئی سناتنی پنڈت نے کچھ وید منتر پڑھ کر کہا کہ ان منتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ رام کرشن برہما۔ براہ۔ بامن آدی سب اوتاروں کا ذکر وید میں آتا ہے۔ جب وید سے اشور کا ساکار (محدود) ہونا سدھ (ظاہر) ہے تو پھر انکی مورتیاں بنا کر پوجنا ویدوں کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔" آریہ پنڈت باوجود بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارنے کے بھی اس امر سے انکار نہ کر سکا کہ ویدوں میں رام کرشن وغیرہ کے نام نہیں ہیں۔ بہرحال اس سے یہ تو صاف ظاہر ہے کہ رام کرشن کے اسماء کا ویدوں میں ہونا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ وید رام اور کرشن کے بعد دنیا میں آئے۔ اب ویدوں کی ازلیت اور ابدیت تو نہ رہی اوتار خواہ سدھ ہو یا نہو +

ہمارا سالانہ جلسہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ اب کی دفعہ ہمارا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں جو اپریل ۱۸ سے ۲۱ تک ہے انشاء اللہ ہوگا اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسوقت زندگی کی سب ضروریات ایسی گراں درگراں ہو رہی ہیں کہ اس سے پہلے شاید ہی کبھی ہوئی ہوں +

مگر ساتھ ہی اس کے یہی امتحان کا وقت ہے ہمیں عملاً ثابت کر دینا چاہیئے کہ درحقیقت ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور یہ امور ہمارے راستہ میں کوئی روک پیدا نہیں کر سکتے۔ پچھلے دنوں لاہور میں آریہ سماج کے ایک ہی وقت میں تین سالانہ مختلف جلسے ہوئے اور بارونق ہوئے۔ احمدی قوم کو دینی کاموں کے لئے متوجہ کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ ہم انشاء اللہ اپنے حال و قال سے اس امر کو ثابت کر دیں گے کہ یہ باتیں ہمارے سالانہ جلسہ کی شمولیت کے لئے کوئی روک نہیں ہو سکتیں بلکہ ہم اس سال پہلے سے بھی زیادہ گرم جوشی اور تن دہی سے کام لیں گے +

ایک آریہ کا دوسرے آریوں کو خطاب

آریہ پتر کا لاہور اپنے ۱۸ جنوری کے اشو میں لکھتا ہے کہ "دھلی میں ایک ڈی اے وی ہائی سکول قائم ہوگا۔ مگر بعض تاریکی کے فرزند ایسے بھی ہیں جنکی آنکھیں سورج کی چمک کو دیکھ کر خیرہ ہو جاتی ہیں۔ لہذا وہ نہیں چاہتے۔ کہ وہ سوریہ جو سارے جہان کو زندگی بخشتا ہے۔ جو ہر قسم کی ہنسپتی کی پیدائش کا کارن ہے۔ اُدے ہو۔ یہ دنیا میں ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہیگا لیکن مقام شکر ہے۔ کہ ان لوگوں کی چیخ پکار کو سنکر پرماتما اپنا نیم نہیں بدل دیتے۔ سوریہ اُدے ہوتا ہے۔ جگت اس سے پران حاصل کرتا ہے اور کرتا چلا جائے گا +

ہم کہہ چکے ہیں کہ مذکورہ بالا خبر کو سنکر اور پڑھکر ہر ایک آریہ کو ہرش ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں یہ امید نہ تھی۔ کہ آریہ سماج میں ہی اسے مشتبہ نظروں سے دیکھا جائے گا۔ لیکن ہمارے سامنے ۲۸ پوش کا "ستیہ دھرم پرچارک" پڑا ہے جسے دیکھ کر ہماری اس امید نے نا امیدی کی صورت اختیار کر لی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک تین کالم کے لمبے مضمون کے اندر "ستیہ دھرم پرچارک" کے پبلشر ماسٹر لکشمن جی نے

مہاتما ہنسراج آدمی کا تازہ کلام

دلی آریہ سماج میں پھوٹ کا بیج

کا ہیڈنگ دیکر خوب جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ پھر آگے چلکر اسی مضمون میں یہی ہمعصر لکھتا ہے کہ جس وقت چاند نکلا کرتا ہے کئی قسم کی آوازیں بلند ہوا کرتی ہیں لیکن سمجھدار لوگ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

لکھتے ہوئے اپنے فرض کو چھوڑ نہیں دیتے +

KHILAFAT LIBRARY

اور اب دیکھو ان چند سطور میں ہی ایک آریہ نے اپنے دوسرے آریہ بھائی کو کن الفاظ میں مخاطب کیا ہے تو پھر جب ان لوگوں کا باہمی یہ نمونہ ہے دوسروں کو تو جو کچھ بھی کہیں کم ہے" +

سوامی دیانند کا ستیارتھ پرکاش اچھا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا گرہست

ستیارتھ پرکاش اور سوامی دیانند صاحب کی دیگر تصانیف میں نکاح ثانی کی سخت مخالفت اور نیوگ کی تاکید اکید کی گئی ہے۔ مگر ستیہ دھرم پرچارک ۲۳ نومبر کے آخری صفحہ پر حسب ذیل نوٹس چھپا ہے۔

"وہ جو صاحب سچے دل سے دوداہ وراہ (نکاح بیوہ) کے کام میں آنریری یا تنخواہ پر کام کرنے واسطے تیار ہوں وہ کرپا کرکے پتر ودھار (خط وکتابت) کریں"۔

ستیہ دھرم پرچارک ہی بتلائے کہ سوامی دیانند صاحب کا منیاس اچھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گرہست؟

آریہ کتب میں حیوانوں کے مارنے کا ذکر

ایک جینی نے آریہ کتب میں حیوانوں کے جان سے مارنے کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اس کے متعلق ستیہ دھرم پرچارک اپنا ڈیفنس یوں پیش کرتا ہے۔ یدی (اگر) ہمارے گھر میں چور گھومیں تو تم اوش (ضرور) ماریں یا اس گائے کو ماریں جو تمہارا کھیت کھاتی ہے تو کیا اس کا ارتھ (مطلب) یہ ہوا کہ جان سے ماریں نہیں نہیں" مگر ہمارے ہمعصر کا ڈیفنس سوامی دیانند صاحب کے صریح ارشاد کے سامنے بالکل ناکارہ اور محض ہیچ ہے کیونکہ سوامی صاحب ستیارتھ پرکاش باب دس صفحہ ۳۵۳ میں فرماتے ہیں:۔

سوال:۔ اگر تمام لوگ اہنسک (نہ مارنے والے) ہو جائیں۔ تو شیر وغیرہ جانور اسقدر بڑھ جائیں کہ تمام بیل وغیرہ جانوروں کو کھا جائیں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگاں جاوے +

جواب:۔ یہ کام ارائین سلامت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں ان کو سزا دیویں اور جان سے بھی نہ ڈالیں"

اب ہم سوامی دیانند کا کہا مانیں یا ستیہ دھرم پرچارک کا۔ پرکاش بتلائے کہ گورو چیلے میں کون سچا ہے +

مسٹر لائڈ جارج کے ۱۴ اصول

جس طرح مسٹر ولسن پردھان امریکہ نے صلح کے ۱۴۔ اصول پیش کئے تھے۔ اسی طرح برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے ملکی بہتری کے ۱۴۔ اصول قائم کئے ہیں جو یہ ہیں:۔

(۱) قیصر پر مقدمہ چلایا جاوے (۲) جنگ کے مجرموں کو سزا دی جائے (۳) غیر ملکیوں کو ملک بدر کیا جائے (۴) دشمن سے تاوان جنگ لیا جائے (۵) بیواؤں اور زخمیوں کو مدد دی جائے (۶) فوجی خدمات سرانجام دینے والوں کو اراضی دی جائے۔ (۷) وہیٹلے کمیٹی کی رپورٹ پر عمل کیا جائے (۸) مزدوروں کے ساتھ انصاف کا سلوک ہو (۹) ڈاکٹروں کی تعداد بڑھائی جائے (۱۰) تعلیم کو ترقی دی جائے (۱۱) تجوں کی بہتری عمل میں لائی جائے (۱۲) دیہات کی حالت بہتر بنائی جائے (۱۳) مال کی آمد ورفت کا بہتر انتظام کیا جائے (۱۴) نہروں کی حالت بہتر بنائی جائے۔ امید کہ اس اصلاحی پروگرام میں ہندوستان کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا +

گم شدہ ولایتی ڈاک کا تھیلا

کئی مہینوں کا عرصہ لذرا ہندوستان سے ولایت کو جانے والی ڈاک کا ایک تھیلا جہاز سے اسوقت جبکہ وہ سات ہفتوں کے سفر کے بعد دریائے ٹیمز پر پہنچا۔ گم ہو گیا تھا۔ اس تھیلے میں بہت سے قیمتی کاغذات۔ کفالت نامے۔ زیورات اور نقدی تھی۔ کئی ہیرے بھی اس تھیلے میں بند تھے۔ اب آخر لنڈن کی پولیس نے ان ہیروں میں سے ایک کو فروخت ہوتا دیکھ کر ہی اس گم شدہ تھیلے کا سراغ لگایا ہے۔ لنڈن کی پولیس نے ایک کمیشن ایجنٹ مسمی چارلس اور اس کی بیوی کو گرفتار کیا ہے۔ اور ان کے ہاں سے ۱۹۹ ہیرے کئی ہیروں کی انگوٹھیاں بالیاں اور زیورات کپڑے مکان کے بعض حصوں میں چھپائے ہوئے برآمد ہوئے ہیں۔ ملزموں پر عنقریب مقدمہ چلایا جائے گا۔ لنڈن پولیس کی یہ کامیابی قابلِ تعریف ہے +

چھوٹے نوٹوں کی حفاظت کیلئے بٹوے

حکومت ہند نے ایک تجارتی کارخانے سے کینوس کے بٹوے تیار کرائے ہیں جن میں اڑھائی اور ایک روپے کے چھوٹے نوٹ حفاظت سے رکھے جاسکتے ہیں۔ یہ نوٹ رائج تو عام ہو گئے ہیں اور ان کے لینے دینے میں کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ مگر ان کے گرنے اور پھٹنے کا احتمال ہے۔ جو یقیناً ان بٹوں سے رفع ہو جائے گا۔ سردست قریباً ایک لاکھ بٹوا تیار ہو رہا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ عام کارخانے ان بکری سے فائدہ اٹھانے کی سعی کرینگے یہ بٹوے سبز واٹر پروف کے بنے ہوئے ہیں تاکہ بھیگنے پر بھی نوٹوں کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔ اس خیال سے کہ ہر طبقے کے لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کی قیمت فی بٹوا دو آنہ رکھی گئی ہے۔ جو بالکل معمولی ہے۔ جن کو ضرورت ہو مقامی ڈاک خانوں سے طلب کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ دیکھنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ دھات کے بٹوے کا بھی تجربہ کیا جا رہا ہے۔ یہ خاص بنگال کے ان اضلاع کے لئے بہت مفید ہوگا۔ جہاں بارش کثرت سے ہوتی ہے + ح

ستیہ دھرم پرچارک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر خطرناک حملہ

خدا جلائے بعض آریہ اخبار اپنے آپ کو پریس انجیٹ سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں یا انہیں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان منافرت کی تخم ریزی وسیع کرنے میں کوئی خاص لطف آتا ہے اور ایک ہمسایہ قوم کا دل دکھانے میں وہ کوئی کار ثواب سمجھتے ہیں۔ ستیہ دھرم پرچارک جسکے ایڈیٹر مہاتما منشی رام حال سوامی شردھانند کے فرزند ارجمند اور گوروکل کے نہ صرف گریجویٹ بلکہ زینت ہیں۔ ایک مسلمان اخبار کے اس لکھنے پر کہ آنحضرت نے حضرت عائشہ صدیقہ کو خواب میں دیکھا۔ اپنے ۱۱۔ جنوری کے اشو میں لکھتے ہیں کہ "ہم کہتے ہیں کہ دھن ہے حضرت صاحب (مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) ..... اور ان سے بھی بڑھ کر دھن (قابل مبارک باد) انکے مرید اور مسلمانی پتروں کے سمپادک (ایڈیٹر) جنہیں اب تک بھی ہوش نہیں آئی کہ ہم اپنے مت (عقیدہ) کا کیا بھونکر (بدنما) روپ (شکل) بدھیمان (ذی عقل) سداچاری (اعلےٰ چال چلن) سرشیٹ ایشور بھگتوں کے سامنے رکھ رہے ہیں؟۔ کتنا اندھیر ہے کروڑوں پورکھ (آدمی) ان کو اپنا موکش داتا (نجات دہندہ) سمجھ رہے ہیں جن کے سوپن (خواب) بھی کام (شہوت) اور وکے ورساؤں (دنیوی خواہشات) کے آتے ہیں۔ اے بھولے بھائیو اندریوں (خواہشات) میں لپٹ

(عرق) پورکھ (آدمی) سویں (خود) ایشور درشن (دیدار الٰہی) سے دُور رہے وہ تمہارا کیا بنا دے گا؟"

تو اب جائے غور ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو خواب میں دیکھا تو یہ کوئی گناہ نہیں۔ مگر کیا شیش محل میں بیٹھ کر ستیہ دھرم پرچارک کا ایڈیٹر ذرا اپنی چارپائی تلے بھی ڈنگوری پھیرے گا؟

یجروید ۸ ادھیائے ۴۸ منتر کا شری سوامی دیانند صاحب کا بھاش ترجمہ ملاحظہ فرمائے گا جو حسب ذیل ہے۔

اے دھرم میں توجہ نہ دینے والے خاوند تم جو دوسری عورتوں کے ساتھ جنکا دامن عصمت گناہ سے پاک اور سوشیل ہردے (نرم دل) ہے بدمعاشی کی خواہش کرتے ہو۔ میں تمکو اس بدفعلی کے کام سے روکتی ہوں اے ادھرم کرنے والے خاوند تم جو دوسری عورتوں کے پاس جاکر جو کہ شبد ودیا (قوت گویائی سے غمر بھاؤ (حلیمی) کو پراپت ہو رہی ہیں جانے والے ہو میں تم کو اس بُرے کام سے روکتی ہوں اے بدکرداری میں توجہ دینے والے خاوند تم جو غیروں کی عورتوں کے نزدیک جو کہ دھرم کام کر رہی ہیں جانیوالے ہو میں تم کو وہاں سے منع کرتی ہوں اے چنچل چیت والے (بے صبرے) خاوند تم جو رام سے رہنے والی دوسروں کی عورتوں کو جاکر تنگ کرتے ہو میں تم کو بار بار اس بُرے کام سے منع کرتی ہوں اے سخت دل خاوند تم غیروں کی عورتوں کے پاس جو کہ شیریں زبان ہیں بدفعلی کے ارادے سے جاتے ہو۔ میں تم کو اس کام سے باز رہنے کی ہدایت کرتی ہوں اے بیوقوف خاوند تو جو دن کو سورج کی پھیلی ہوئی کرنوں کے وقت اپنے گھر میں سباشرت کی خواہش کرتا ہے ..... میں تم کو اس کام سے منع کرتی ہوں"

اب ہم کچھ نہیں کہتے خود ہی ملاحظہ فرما دیں کہ اس منتر میں ویدک رشی کا کیسا نمونہ ظاہر کیا گیا ہے بہتر ہوتا کہ آپ اوروں پر انگشت نمائی کرنے کے پہلے اپنے گریبان میں مُنہ ڈالتے +

رشتہ کی تلاش

ایک احمدی دوست

جو یک صد روپیہ ماہوار کی مستقل آمدن رکھتے ہیں اور صاحب جائداد متقی و پرہیزگار ہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر نور

قابل تعریف کام

جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب موجد امرت دھارا۔ جب سے گرانی شروع ہوئی ہے یہ کار خیر کر رہے ہیں کہ سفید پوش متوسط الحال لوگوں کو بسیر

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور اسلامی اصول

از قلم منشی امیر محمد صاحب احمدی

KHILAFAT LIBRARY

بن جانائے کوئی نہ جانے
جو کچھ کرے سو آپن بھانے

مجھے تعجب آتا ہے اور رہ رہ کر حیران ہوتا ہوں جبکہ میں لوگوں کو یہ کہتے سُنتا ہوں کہ قدیم زمانہ میں تو خدا تعالےٰ انسان کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ مگر اب تا قیامت کسی سے ہمکلام نہ ہوگا۔ انکے اس وہم کے دو ہی اسباب ہو سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ خدا تعالےٰ اب لوگوں سے ایسا ناراض ہے کہ تا قیامت کسی سے کلام کرنا اس نے پسند نہیں فرمایا۔ مگر یہ الزام وہ اپنے پر کب پسند کرتے ہیں ایسے کسی آدمی سے پوچھ دیکھیں وہ اپنے تقویٰ و طہارت کا ایسا مدعی ثابت ہوگا کہ باقی سب دنیا اسکے آگے ہیچ ہوگی + اور دوسرا یہ کہ قدیم زمانہ میں تو خدا تعالیٰ میں بولنے اور کلام کرنے کی طاقت تھی مگر اب اس میں یہ صفت نہیں رہی مگر یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالےٰ کے سب صفات ازلی اور ابدی ہیں۔ اگر وہ قدیم زمانہ میں خلق کا رازق تھا تو اب بھی ہے اور اگر اوّل میں حیّ اور قیوم اور خالق اور مالک تھا تو اب بھی ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وراء الورا ہستی اور اس کی نہاں در نہاں کنہ کو ایک عاجز انسان جسکو یہ بھی علم نہیں کہ ایک آنیوالی ساعت میں اسکے ساتھ کیا ہونیوالا ہے پا سکے۔ اور اسکی صفات کا احاطہ کر سکے۔ بیشک عقل بڑا جوہر ہے۔ لیکن وہ ستو وہ بھی بدوں الہام الٰہی بیکار ہے۔ جس طرح کہ آنکھیں بغیر روشنی کے دیکھ نہیں سکتیں۔ اسی طرح عقل انسانی بھی بجز الہام الٰہی کے اس غیب الغیب ہستی کو پا نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی پیدائش کے ساتھ ہی اپنی وحی کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور جوں جوں دنیا بڑھتی گئی الہام الٰہی کا دروازہ بھی ساتھ کے ساتھ وسیع ہوتا گیا۔ جبکہ قرآن کریم سے ظاہر ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ہاں بعض ناواقف لوگ ایک یہ وسوسہ پیش کر دیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ جو عالم الغیب اور قادر مطلق ہے اس نے کیوں نہ ایک ہی دفعہ ایک مکمل ہدایت نامہ بھیج دیا تا باقی دنیا اس کے ذریعہ ہدایت پاتی رہتی + میں ایسے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے قادر مطلق نے پھر تمام مخلوق کو ایک ہی دفعہ کیوں نہ پیدا کر دیا۔ اور کیوں ہر سال نئی بارشیں برسا کر بعضوں کے خانہ آباد اور بعضوں کے ویران کرتا ہے۔ ایک ہی دفعہ اسے شروع میں بارش برسا دینی چاہیئے تھی۔ اور ایک ہی دفعہ اس بارش سے زمین سے رزق پیدا کر دینا چاہیئے تھا جو کہ اسکی مخلوق کے لئے تا ابد کافی ہوتا اُسے اسقدر تکلفات کی کیا ضرورت تھی۔ میں کہتا ہوں کہ جبکہ باوجود نزول وحی اور الہام کے محض ان کے انکار کی وجہ سے انکی یہ حالت ہو رہی ہے کہ کوئی ان میں سے چاند سورج کا پجاری ہے اور کوئی آگ کا۔ اور کوئی پتھروں سے مرادیں ڈھونڈتا ہے۔ اگر خدا عزیز حکیم الہام کا دروازہ بکلی بند کر لیتا تو خدا جانے نوبت کہاں سے کہاں تک پہنچتی۔ غرضکہ انہی ضروریات کو محسوس کر کے از روئے مشاہدہ باوا نانک علیہ رحمت نے فرمایا

بن جانائے کوئی نہ جانے
جو کچھ کرے سو آپن بھانے

بغیر خدا کے سمجھانے کے کوئی نہیں سمجھتا لیکن افسوس تو مسلمانوں پر ہے۔ جنکی کتاب مبارک میں صاف لکھا تھا قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ کہ جن لوگوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور پھر وہ اسی پر ٹھہرے رہے ان پر اُترتے ہیں فرشتے یہ پیغام لے کر کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ اور خوشی سُنو اس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ مگر پھر بھی باوجود اسکے وہ اس غلطی کا شکار ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے وحی شریعت اور وحی بشارت میں فرق نہیں کیا۔ اگر وہ اس نقطہ کو سمجھتے تو اس نعمت سے محروم نہ ہوتے اور طرفہ یہ کہ جو لوگ اس راہ راست پر گامزن ہوئے بجائے اسکے کہ یہ ان کی اطاعت کرتے الٹا ان کے دشمن ہو گئے بعد ان کے اسلام پر طرح طرح کے شکوک کرنے لگے۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ جیسا اولوالعزم انسان کہ جس کو حق کی خاطر بہت سی قربانیاں کرنی پڑیں ڈنکے کی آواز پکارا ؎

ہوئے مسلم دین مہانے مرن جیون کا بھرم چکانے

یا ان کے بھی مخالف ہو گئے محض اس لئے کہ انہوں نے کہا ؎ کہ ٹھاکر ہمرا سدا بولنتا

یعنی یہ کہ ہمارا خدا ہمیشہ کلام کرتا ہے اور پکارنے والے کی پکار کا ہمیشہ جواب دیتا ہے اور کہ ایسا نہیں کہ وہ پہلے زمانوں میں بولنے کی طاقت رکھتا ہو اور اب اس صفت سے بیکار اور معطل ہو گیا ہو کیونکہ

کے مدنظر پر آنا محض ہے بے شک یہ ایک کار خیر ہے اسکے لئے صیغہ بھی پنڈت صاحب مکرم کی تعریف کی جائے کم ہے۔ خدا پنڈت صاحب کو اجر عظیم دے +

اگر ایسا ہو تو پھر اندھیر مچ جائے اور دنیا میں اس کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے۔ میرے نزدیک ایسا حق پرست اور راستگو انسان اگر کسی جنگل میں گمنامی کی حالت کے اندر بھی اپنی عمر بسر کر جاتا اور کوئی ثبوت بھی اپنے عقائد کے متعلق تحریری یا تقریری باقی نہ چھوڑتا تو بھی کسی کا حق نہ ہوتا کہ ایسے شخص کے دین پر کوئی شبہ لائے۔ مگر ان برائے نام مسلمانوں نے باوجود ہزارہا بینن دلائل کے حقیقت حال سے ناواقف رہے بلکہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ آئے ہوتے تو اسی طرح حقیقت پر پردہ پڑا رہتا۔ پھر گرنتھ صاحب اردو جو بھائی جوہد سنگھ جی گیانی کے زیر اہتمام چھپا ہے کے صفحہ ۳۴ پر باوا صاحب کا یہ شلوک درج ہے

پنج وقت نماز گذاریئے پڑھیئے کتب قرآن

پھر بغیر جماعت کے نماز کے متعلق فرماتے ہیں ؎

گیان دھونا گاوے گیت بہکے ملاں گھرے مسیت

یعنی جو گھر میں بغیر جماعت کے نماز پڑھتا ہے وہ بے گیان ہے گمراہی میں ہے۔ پھر جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۷۸ روزہ نماز بندگی ہور ریاضت سار

کرکے عمل سدھار توں راہ طریقت دھار

جمع کرنا پنج نماز گذار

باہجوں نام خدائے ہوسیں بہت خوار

پھر دوسری جگہ گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں:-

پنج نمازاں پنجے وقت روزے تربہ یچیاں

تنہ کر رکھے پنج کر ساتھی تو شیطان کٹ جائے

نانک آکھے راہ پر چلنا مال دھن کت کون سجائی

ماسوا اس کے باوا صاحب نے خانہ کعبہ کا حج بھی گذارا ہے جیسا کہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰۷ سے ظاہر ہے

نیلا باناں پہن کے بیٹھا کعبے آن

آکو اک خدا ہے آکھے موہوں کلام

نیلا باناں پہن کے دھر یا مصلے سیس

آسا کوزہ پاس رکھ پوری کی حدیث

اور پھر واران بھائی گورداس میں لکھا ہے۔

بابا پھر مکے گیا نیلے بستر دھار بن والی

بیٹھا جاے مسیت وچ جتھے حاجی حج گذاری

اسلامی شعار۔ نماز۔ روزہ۔ حج کے علاوہ ایک کلمہ شہادت کا اقرار ہے۔

اب اس کے بعد میں آپ کے اور بھی شلوک درج کرتا ہوں جن سے باوا صاحب کے اسلام کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کی نسبت آپ فرماتے ہیں جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۴۲۲ ؎

تیہے حرف قرآن دے تیہے سپارے کہن

تس وچ پند نصیحتاں سن سن کر دھیرن

توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید

رہیا قرآن شریف کلجگ میں پروار

پھر ویدوں کے متعلق گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں

پڑھ پڑھ پنڈت مونی تھکے ویدوں کا ابھیاس

ہر نام چیت نہ آوے نہ نج گھر ہووے واس

پنڈت میل نہ چوکئے جے وید پڑھے جگ چار،

KHILAFAT LIBRARY

وید پڑھیں ہر نام نہ بوجہیں۔ مایا کارن پڑھ پڑھ لوجین

پھر ہندو لوگ گنگا گیا جی وغیرہ وغیرہ تیرتھ جاتے ہیں مگر باوا صاحب فرماتے ہیں

نہاون چلے تیرتھیں من کہوٹے تن چور

اک بھاؤ ستی نہاتیاں دوئی چڑھی اس ہور

باہر دھوتی تونبڑی اندر وسی نکور

ساہد بہلے ان نہاتیاں چور سو چوراں چور

پھر گوشت خوری کے متعلق تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ گیانی صفحہ ۹۰ پر فرماتے ہیں:-

ماسوں نمے ماسوں نجے ہم ماسے کے بھانڈے

گیان دھیان کجھ سوجھے ناہیں چیر کہاویں پانڈے

ماس پرانین ماس کیتبن چہہ جگ ماس کمانا

جنج کاج ویاہ سوہاوے جیتے ماس سمانا

اندھا سوئی جو اندھ کمادے نس روی سوچن ناہیں

مات پتا کی رکت نینے مچھی ماس نہ کھاوے

پانڈے تو جانے ہی ناہیں کتھوں ماس اپنا

توں آن کما دکھایا تو میں تریہوں گتا

پھر مورتی پوجا کے متعلق فرماتے ہیں:- ؎

جو پاتھر کو کہتے دیو - تاں کی برتھا ہووے سیو

جو پاتھر کے پانیں پائے۔ تاں کی کھال اجائیں جائے

نور میں قابل قدر مضامین کا سلسلہ

مکرم مولوی محفوظ الحق صاحب کے نام نامی سے نور کے ناظرین ناواقف نہیں ہونگے ایک مضمون پہلے آپ کا شائع ہو چکا ہے اور دوسرا مضمون اس اخبار کے صفحہ ۳ و ۴ کو مزین کر رہا ہے اس میں مولوی صاحب محترم نے سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں جو قرآن مجید پر اعتراضات کئے ہیں اُنکے جوابات دیئے ہیں یہ مضمون کس قابلیت سے لکھا گیا ہے یہ ہمارے کسی ریویو کا محتاج نہیں دوست خود دیکھ لینگے عیاں راچہ بیاں۔ مکرم مولوی صاحب نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انشاء اللہ نور کے ہر اشو میں ایک مضمون دیا کرینگے۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے اور آپ کو دینی خدمات کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرماوے۔ آمین +

گیہوں کی قیمت

از کمیٹی اشاعت لاہور

لائیل پور کی منڈی میں گیہوں کا نرخ ابھی تک گراں ہے یعنی گیہوں کا بھاؤ چھ روپیہ چھ آنے سے لیکر چھ روپیہ بارہ آنہ تک فی من ہے آٹے کے کارخانوں کے لئے اسی قیمت پر گیہوں خریدی جا رہی ہے۔ موسم سرما میں بارش نہ ہونے سے گیہوں کی ایستادہ فصلوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اور اسی وجہ سے موجودہ ذخائر گندم منڈی میں نہیں لائے جاتے۔ ناجائز منافع اور سٹہ بازی ابھی تک قطعاً بند نہیں ہوئی۔ اور غربا میں ناجائز فائدہ اُٹھانیوالوں کے خلاف بہت سخت ناراضگی پیدا ہو رہی ہے۔ اغلب ہے کہ گورنمنٹ زیر قانون قحط ہند اپنے اختیارات پر عمل پیرا ہو۔ اور ناجائز منافعہ کے متعلق سٹہ بازوں کی توقعات ناکام رہیں۔ ہندوستان میں اجناس خوردنی کی قلت نہیں ہے اور نہ قحط کا احتمال ہے۔ گو اجناس کی گرانی نے غریب لوگوں کے لئے قحط کی حالت برپا کر دی ہے۔ اب انسداد گرانی کے لئے آسٹریلیا سے گندم روانہ ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے کثیر مقدار میں گندم مہیا کی ہے۔ بلکہ اس کے کرایہ میں بھی تخفیف کر دی ہے توقع ہے کہ آسٹریلیا کی گندم کلکتہ میں آٹے کے کارخانوں کے لئے ساڑھے چھ روپیہ فی من کے حساب سے یعنی لائیل پور کے موجودہ نرخ سے کم قیمت پر مہیا کی جائے گی۔ کلکتہ کے نرخ سے اس کا بھاؤ بارہ آنہ فی من کم ہوگا۔ چونکہ لاکھوں من گیہوں آرہی ہے۔ اس لئے عنقریب اسکے پہنچتے ہی نرخ میں نمایاں فرق پڑ جائیگا۔ نہ صرف پنجاب کی گندم کے لئے کوئی مطالبہ نہیں رہے گا۔ بلکہ اسکی قیمت بھی گر جائیگی۔ اس پہلے موقع پر جب آسٹریلیا سے گندم منگائی گئی تھی۔ تو اس کا پہلا جہاز پہنچتے ہی منڈی میں انقلاب پیدا ہو گیا تھا امید ہے کہ عنقریب وہی امید افزا صورت حالات پھر پیدا ہو۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ غالباً آئندہ سال یورپ میں ۴۴

۴۴ برآمد گندم بالکل بند رہے گی تو ظاہر ہے کہ گیہوں کی موجودہ گرانی دیر تک نہیں رہ سکتی +